

39570- کیا عورت کے پردہ کے لیے سیاہ رنگ ضروری ہے

سوال

کیا حجاب اور پردہ کی شروط کے ساتھ مختلف رنگ کے لباس پہننا حرام ہیں، اور اگر حرام ہے تو کیا اس کے متعلق کوئی آیت یا حدیث ملتی ہے، اور پردہ فی نفسہ زینت نہ ہو سے کیا مراد ہے

؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (6991) کے جواب میں مسلمان عورت کے پردہ کی شروط بیان ہو چکی ہیں، آپ اسکا مطالعہ کریں۔

اور ان شروط میں یہ نہیں کہ پردہ کے لیے استعمال ہونے والا کپڑا سیاہ رنگ کا ہو، چنانچہ عورت کے لیے کسی بھی رنگ کا کپڑا استعمال کرنا جائز ہے، لیکن وہ ایسا رنگ نہ پہنے جو مردوں کے مخصوص ہو، اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو خود زینت ہو، یعنی: اس کے اوپر کڑھائی وغیرہ کر کے اسے مزین کیا گیا ہو، کہ وہ مردوں کے لیے التفات نظر کا باعث بنے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمومی فرمان ہے:

﴿اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سر کے، یا اپنے پیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے پیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ﴾۔ النور (31)۔

اگر ظاہر کپڑے مزین اور کڑھائی والے ہوں تو اس آیت کا عموم انکو بھی شامل ہے۔

اور سنن ابوداؤد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اللہ کی بندگیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع مت کرو، لیکن جب وہ باہر نکلیں تو خوشبو لگا کر نہ نکلیں"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (565) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (515) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

عموم المعبود میں اس حدیث کی شرح میں درج ہے:

"وہن متفلات" یعنی انہوں نے خوشبو نہ لگا رکھی ہو.... اور انہیں اسکا حکم اس لیے دیا گیا اور خوشبو لگانے سے منع اس لیے کیا گیا تاکہ وہ اپنی خوشبو سے مردوں کو حرکت میں نہ لائیں، اور

شہوت کو حرکت دینے والی اشیاء بھی خوشبو کے معنی کے ساتھ ملحق ہونگی مثلاً: لباس کی خوبصورتی، اور جس زیور کا اثر ظاہر ہو رہا ہو، اور اعلیٰ قسم کی زیبائش اہ

اس لیے عورت پر واجب ہے کہ وہ جب مردوں کے سامنے آئے تو ایسے نقش و نگار اور کڑھائی والے کپڑوں سے اجتناب کرے جو مردوں کے لیے عورت کی جانب التفات نظر کا باعث بنتے ہوں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

"عورت کے لیے ایسا لباس پہن کر باہر نکلنا جائز نہیں جس سے نظریں عورت کی جانب اٹھیں، کیونکہ ایسا کرنے سے مرد حضرات اس عورت کی جانب متوجہ ہوں گے، اور فتنہ میں پڑینگے، اور ہو سکتا ہے یہ اس کی بتک عزت کا بھی باعث بن جائے" اھ
دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (100/17).

اور فتاویٰ میں یہ بھی درج ہے :

"مسلمان عورت کے لباس کے لیے سیاہ رنگ خاص نہیں، بلکہ اس کے لیے کسی بھی رنگ کا لباس پہننا جائز ہے، صرف شرط یہ ہے کہ وہ ساتر ہو اور اس میں مردوں سے مشابہت نہ ہوتی ہو، اور نہ ہی وہ تنگ ہو کہ عورت کے اعضاء کی تحدید کرے، اور نہ ہی اتنا باریک ہو کہ جلد کی رنگت واضح ہوتی ہو، اور نہ ہی وہ لباس فتنہ کو ابھارنے والا ہو" اھ
دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (108/17).

اور فتاویٰ جات میں یہ بھی درج ہے :

"عورتوں کے لیے سیاہ لباس پہننا متعین نہیں، بلکہ وہ دوسرے رنگ بھی پہن سکتی ہیں جو عورتوں کے لیے مخصوص ہیں، اور ملطف نظر نہیں اور نہ ہی فتنہ کو ابھارنے کا باعث ہوں" اھ
دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (109/17).

اکثر عورتوں نے پردہ کے لیے سیاہ رنگ اختیار کر رکھا ہے، یہ اس لیے نہیں کہ ایسا کرنا واجب ہے، بلکہ یہ رنگ زینت سے زیادہ دور ہے، اور یہ بھی وارد ہے کہ صحابیات سیاہ چادروں کے ساتھ پردہ کیا کرتی تھیں۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"جب یہ آیت :

﴿وہ ابھری چادریں اپنے اوپر لٹکالیں﴾۔

نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں باہر نکلتی تو اس طرح ہوتی کہ چادروں کی بنا پر ان کے سروں پر کوسے ہیں"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (4101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداؤد میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کا کہنا ہے :

"اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پردہ اور لباس سیاہ رنگ کا ہوتا تھا" اھ

واللہ اعلم.